## سوال

(67) نماز چاشت اور نماز اشراق میں فرق اور رکعات وغیرہ

## جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

نماز چاشت اور نماز اشراق میں کیا فرق ہے اور اس کی کتنی رکعات ہیں اور انہیں کس وقت ادا کرنا چاہیے؟ کتاب وسنت کی روشنی میں راہنمائی کریں۔ ؟

---

# الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جو نماز طلوع آفتاب سے زوال آفتاب کے درمیان ادا کی جائے اسے صلوة ضحیٰ کہتے ہیں ہم اسے نماز چاشت یا شراق بھی کہتے ہیں اس کا ایک نام صلوۃ الاوابین بھی ہے اس کی اہمیت کا اندازہ درج ذیل حدیث سے لگایا جاسکتا ہے۔ ،رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : ''تم میں سے ہر ایک کے لیے صبح صبح تمام جوڑوں کا صدقہ لازم ہے، سبحان اللہ کہنا صدقہ ہے، الحمد للہ کہنا بھی صدقہ ہے، اللہ اکبر کہنا بھی صدقہ ہے، نیز اچھی بات کا حکم دینا اور برے کام سے منع کرنا بھی صدقہ ہے، ان تمام صدقات سے نماز چاشت کی دو رکعات کفایت کرجاتی ہیں۔'' [1]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میرے خلیل حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے تین چیزوں کی وصیت فرمائی۔ ہر ماہ تین دنوں کے روزے رکھو، چاشت کی دو رکعت پڑھو اور سونے سے قبل نماز وتر ادا کرو۔ [2]

اس نماز کی کم ازکم دو رکعت اور زیادہ سے زیادہ آٹھ رکعت ہیں، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے چار رکعت پڑھنا مروی ہے۔ [3]

اور حضرت اُم ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاشت کی آٹھ رکعت ادا کی تھیں۔ [4]

ایک روایت میں ہے کہ جس شخص نے چاشت کی بارہ رکعت ادا کیں، اس کے لیے جنت میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک محل تیار کیا جاتا ہے۔ [5]

لیکن یہ حدیث ضعیف ہے جیساکہ علامہ البانی رحمة اللہ علیہ نے اس کی صراحت کی ہے۔ [6]

بہر حال اس کے نام کئی ایک ہیں، صلوۃ الاوابین احادیث میں آیا ہے ہم اس نماز کو چاشت اور نماز اشراق کہتے ہیں احادیث میں اس نماز کی بہت فضیلت آئی ہے اگر ہمت ہو تو اس کا اہتمام کرنا چاہیے جن حضرات نے اسے بدعت قرار دیا ہے۔ ان کا مؤقف درج بالا احادیث کے پیش نظر مرجوح ہے۔ (واللہ اعلم)

---

[1]۔ صحیح مسلم، صلوٰۃ المسافرین: 720۔

[2]۔ صحیح بخاری، الصوم: 1981۔

[3]۔ صحیح مسلم، صلوٰۃ المسافرین: 719۔

[4]۔ صحیح بخاری، الصلوۃ: 357۔

[5]۔ ترمذی الصلوۃ: 472۔

[6]۔ ضعیف ترمذی حدیث نمبر 70۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

## فتاویٰ اصحاب الحدیث

**جلد: 3، صفحہ نمبر: 91**

**محدث فتویٰ**